فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

پندرہواں فقہی سیمینار
۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء

موضوع: ۱ ڈیجیٹل کرنسی (Digital Currency) کی شرعی حیثیت اور ان کی خرید وفروخت کا حکم

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن
www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دیئے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

ڈیجیٹل کرنسی(Digital Currency)کی
شرعی حیثیت اور ان کی خرید وفروخت کا حکم

زرمبادلہ کی تاریخ:

خرید وفروخت کے لئے ادائیگی کا نظام انسانی تاریخ کی طرح بہت قدیم ہے۔ سب سے پہلے اشیاء کے بدلے اشیاء کا تبادلہ کیا جاتا تھا جس کو بارٹر سسٹم کہتے تھے لیکن اس طریقے میں ان وزنی اشیاء کو لیے پھرنا اور ان کا مناسب گاہک تلاش کرنا ایک مشکل کام تھا لہٰذا یہ سوچ پیدا ہوئی کہ خرید وفروخت کی ادائیگی کی کرنسی ہلکی اور قیمتی ہونا چاہئے اور اس کے لئے سونے اور چاندی کو اپنایا گیا جس کے ساتھ سستی چیزیں خریدنے کے لئے دیگر دھاتوں کی ریز گاری استعمال کی جاتی تھی جو سونے، چاندی کے دینار و درہم کا ایک مناسب حصہ ہوتی تھی لیکن سونا چاندی کی کرنسی میں سیکورٹی کے مسائل درپیش تھے۔ لہٰذا لوگوں نے یہ سکے صرافہ بازار میں جمع کرکے اس کی رسیدوں سے خرید وفروخت شروع کی جس سے بینکنگ نظام وجود میں آیا مگر ان رسیدوں کے پیچھے اتنا ہی سونا گارنٹی کے طور پر موجود ہوتا تھا جتنی رقم اس پر درج ہوتی تھی۔ پھر نظریہ ضرورت کے تحت سونے کی مقدار کم کی جانے لگی اور ۱۹۷۱ء میں امریکہ نے ڈالر کے بدلے مساوی سونا رکھنے کی شرط ختم کردی اور اس طرح یہ رسیدیں نوٹ اور کرنسی کی شکل اختیار کرگئیں۔ یہ پیپر کرنسی جس کے پیچھے مرکزی بینک میں اب حقیقۃً سونا نہیں بلکہ حکومتی ضمانت ہے جو اس کی قیمت مقرر کرتی ہے۔ دنیا میں زیادہ تر ادائیگیاں ڈالر اور یورو میں کی جاتی ہیں اور زیادہ تر مرکزی بینک اپنے زرمبادلہ کے ذخائر ڈالر اور یورو میں رکھتے ہیں لیکن دنیا کی دوسری بڑی معیشت چین کی مدد سے، امریکہ اور یورپ کی اقتصادی چودھراہٹ ختم کرنے کے لئے ۲۰ ممالک پر مشتمل ایک نئے بینک کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے ذریعے اب زرمبادلہ کے ذخائر دیگر کرنسی میں بھی رکھے جاسکیں گے۔

چونکہ بیرون ملک سفر کے دوران کرنسی ساتھ لے کر چلنے میں خطرات تھے اس لئے سہولت اور سیکورٹی کے پیش نظر پلاسٹک منی متعارف کرائی گئی جس کی مثال کریڈٹ کارڈز، ڈیبٹ کارڈز ہیں جن کی مدد سے اب دنیا بھر میں مخصوص رقم تک شاپنگ، ہوٹلز کے بل اور دیگر اخراجات کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔ کریڈٹ کارڈ کو محفوظ بنانے کے لئے پن کوڈ والے اسمارٹ کارڈز متعارف کرائے گئے ہیں جن کا کوڈ صرف کارڈ ہولڈر Card Holder(کارڈ کا رکھنے والا) کے علم میں ہوتا ہے اس کے باوجود کریڈٹ کارڈ کی تفصیلات چوری کرکے اس کے غلط استعمال کے واقعات اور سائبر کرائمز Cyber Crimes(انٹرنیٹ کے ذریعے غیر قانونی کام کرنا) میں اضافہ کے باعث اب پے پال PayPal(ایک انٹرنٹ اپلیکیشن) آف لائن پیمنٹ Offline Payment اور ای کامرس E-Commerce(الیکٹرانک لین دین) کے ذریعہ پیمنٹ کا نظام فروغ پارہا ہے جس میں کارڈ ویریفکیشن نمبر کے ذریعہ پیمنٹس کو محفوظ بنایا گیا ہے، منی لانڈرنگ Money Laundering(رشوت خوری) کو روکنے کے لئے دنیا بھر میں سخت اقدامات کیے گئے ہیں جن کی وجہ سے اب بینکوں کے ذریعہ رقوم کی منتقلی مشکل بنتی جارہی ہے۔ حال ہی میں یورپی یونین نے پورے یو اے ای اور بحرین سمیت کئی ممالک کو منی لانڈرنگ کے سلسلے میں بلیک لسٹ کیا ہے۔ کمرشیل بینک Commercial Bank(تجارتی بینک) رقوم بھیجنے اور وصول کرنے والے کی تفصیلات اور رقوم بھیجنے کا مقصد پوچھنے کے مجاز ہیں۔ مرکزی بینک بڑی رقوم ٹرانزیکشنز(لین دین) کی مانیٹرنگ(دیکھ ریکھ) کرتے ہیں اور شک وشبہ کی بنیاد پر بھیجی جانے والی رقوم منجمد یا جانچ پڑتال کے لئے روک لی جاتی ہیں جن سے یقیناً مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ انہیں مشکلات کے پیش نظر اور کرنسی کی قدر میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ کے خطرات کو کم کرنے کے لئے ستوشی ناکاموں نے اکتوبر ۲۰۰۸ء میں ایک سافٹ ویئر بلاک چین

ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا کی پہلی ڈیجیٹل کرنسی "بٹ کوئن" متعارف کرائی جو ۳جنوری ۲۰۰۹ء سے آن لائن ہوئی۔ بٹ کوائنز کمپیوٹر کے ذریعے حسابات سے پیدا کیے جاتے ہیں جس کو مائننگ (کان کنی) کہتے ہیں اور یہ کام مائنرس (کان کن) انجام دیتے ہیں۔ ڈیجیٹل کرنسی میں کسی بینک کی مداخلت نہیں ہوتی، اسی وجہ سے بٹ کوئن دنیامیں تیزی سے مقبول ہو رہی ہے۔ دنیا کے کچھ شہروں میں اب بٹ کوئن سے پیزا اور دیگر معمولی اشیاء بھی خریدی جاسکتی ہیں۔ فروری ۲۰۱۵ء تک ایک لاکھ سے زیادہ مرچنٹس (تاجروں) نے بٹ کوئن میں سرمایہ کاری کی لیکن کیمبرج یونیورسٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۷ء کے اختتام تک ۳۰لاکھ مرچنٹس بٹ کوئن استعمال کرسکیں گے اس وقت مارکیٹ میں ۱۶ ملین بٹ کوئنز گردش کر رہے ہیں جس کی مارکیٹ ویلیو ۳۱۵ بلین ڈالر سے تجاوز کر گئی جو ڈزنی وال مارٹ (ایک کمپنی کا نام جو دنیامیں سب سے زیادہ کمائی کرتی ہے) اور ویزا (ایک کمپنی کا نام جو بہت کمائی کرتی ہے) کی ویلیو سے زیادہ ہے جبکہ ۲۰۴۰ء تک زیادہ سے زیادہ ۲۱ ملین بٹ کوئن پیدا کیے جاسکیں گے جس سے بٹ کوئن کی طلب میں مزید اضافہ ہو گا۔

۲۰۰۹ء میں جب بٹ کوائن متعارف کرایا گیا تھا تو اس کی قیمت ایک ڈالر تھی جو ۲۹ نومبر کو بڑھ کر ۱۰۷۴۰ ڈالر اور گزشتہ ہفتے ۱۶۰۰۰ ڈالر تک پہنچ گئی، اس کی ویلیو میں مسلسل اضافہ سرمایہ کاروں کے لئے پر کشش ہے، بٹ کوائن کی ویلیو کا انحصار سرمایہ کاروں کی سپلائی اور ڈیمانڈ پر ہے لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک صبح جب آپ اٹھیں تو ۱۶لاکھ روپے میں خریدے گئے بٹ کوئن کی قیمت نصف رہ جائے، منی لانڈرنگ کے خدشات کے پیش نظر امریکہ اور چین نے بٹ کوئن پر پابندی عائد کردی اور پاکستان اور بھارت میں بھی بٹ کوئنز پر پابندی لگائی جاسکتی ہے۔ بٹ کوئن کی ٹرانزیکشن خفیہ ہوتی ہے اور اس کی کوئی منی ٹرائل (پیسے کے بارے میں مقدمہ کی سماعت) نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اس کی ٹرانزیکشن کو ٹریس (تلاش) نہیں کیا جاسکتا۔

بٹ کوائن کا تعارف:

بٹ کوائن یا کوئی بھی ڈیجیٹل کرنسی محض فرضی کرنسی ہے اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف و شرائط بالکل نہیں پائے جاتے اور نہ ہی یہ کرنسی مانندی ہے نہ ہی خارج میں موجود ہوتی ہے اور نہ ہی حساً اس پر قبضہ کرنا ممکن ہے اور نہ ہی وہ مقدور التسلیم ہے۔ آج کل بٹ کوائن یا ڈیجیٹل کرنسی کی خرید و فروخت کے نام سے نیٹ پر جو کاروبار چل رہاہے، وہ محض دھوکہ ہے وہاں حقیقت میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں جس میں مبیع بننے کی صلاحیت ہو، اور نہ ہی اس کاکاروبار میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ یہ ڈیجیٹل ورچوئل (اسکرین پر نظر آنے والی فرضی) کرنسی بٹ کوائن ۲۰۰۹ء میں الیکٹرانک تجارتی نظام ای کامرس میں ترسیل زر یا ادائیگیوں کے لئے وجود میں آئی تھی، بٹ کوئن کو دنیا کے کسی مالیاتی ادارے بینک یا حکومت نے کسی محفوظ سیکورٹی کی ضمانت پر جاری نہیں کیا ہے اور نہ ہی بٹ کوائن کو مالیاتی نظام میں کوئی اتھارٹی ریگولیٹ کرتی ہے۔ جبکہ بٹ کوائن ہر طرح کے ضابطوں یا حکومتی کنٹرول سے آزاد ہے اور اس کا استعمال بہت آسان ہے۔ جبکہ دیگر کرنسیوں کو باقاعدہ زرضمانت اور ریگولیٹنگ اتھارٹی کے کنٹرول کے ذریعہ مالیاتی نظام کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ بٹ کوائن اپنی شناخت ظاہر کیے بغیر اشیاء و خدمات کے لین دین میں ترسیل زر یا ادائیگیوں کے لئے دو شخصوں یا دو اداروں کے درمیان براہ راست الیکٹرانک فائلوں کی ترسیل کا ذریعہ ہے۔ بٹ کوئن کلائنٹ (بٹ کوئن کسٹمر) کو والٹ کہا جاتا ہے۔ ہر بٹ کوائن والٹ کے ساتھ ایک ایڈریس منسلک ہوتا ہے۔ اس ایڈریس میں کیریکٹرز (الیکٹرانک حروف) کی لمبائی انگریزی کے ۳۴ حروف اور اعداد پر مشتمل ہوتی ہے۔ ٹرانزیکشن یا بٹ کوائن کو ایک والٹ (برقی پرس) کو دوسرے والٹ (برقی پرس) میں منتقل کرنے کے عمل کو مائننگ کہا جاتاہے، مائننگ کے عمل میں کمپیوٹر ایک مشکل و پیچیدہ ترین حسابی طریقہ کار سے گزرتا ہے اور ۶۴ ڈیجٹس (نمبرس) کے ذریعہ مسئلے کا حل نکالتا ہے۔ اس طریقہ کار کو کرپٹو گرافی کہا جاتاہے۔ ہر مسئلہ جو حل ہو جاتا ہے اس کے نتیجہ میں ایک بلاک تشکیل پاتا ہے، جس کے نتیجے میں ایک بٹ کوائن بنتا ہے اور ٹرانزیکشن عمل میں آتی ہے۔

بٹ کوائن کی معلومات کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی رجسٹر نہیں ہوتا اس لئے لوگ اپنی شناخت چھپا کر ٹرانزیکشن کرنے اور خفیہ ترسیل زر کے لئے انہیں استعمال کرتے ہیں، بٹ کوائن کی قدر کا تعین مارکیٹ میں بٹ کوائن کے استعمال یعنی خرید و فروخت پر منحصر ہے۔

بٹ کوائنز کیسے حاصل کیے جاتے ہیں؟

بٹ کوائن حاصل کرنے کے لئے بٹ کوائن والٹ اکاؤنٹ (بٹ کوائن برقی کھاتا) ہونا چاہئے۔ اس اکاؤنٹ کو بنانے کے لئے اپنے موبائل میں بٹ کوائن والٹ ایپلیکیشن ڈاؤن لوڈ کریں پھر اکاؤنٹ بنالیں۔ والٹ اکاؤنٹ کو پے پال کریڈٹ کارڈز یا اکاؤنٹس وغیرہ کے ذریعہ بٹ کوائنز خریدنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک بٹ کوائن کی قیمت تقریبا آٹھ لاکھ بہتر ہزار ہے تاہم ایکسچینج ریٹ اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں۔

بٹ کوائن کہاں قبول ہوتے ہیں؟

انٹرنیٹ پر کام کرنے والی سیکڑوں کمپنیاں بٹ کوائنز کے ذریعہ اپنے صارفین کو خرید وفروخت کی سہولت دیتی ہے۔ اس وقت دنیا میں ۱۲ ملین بٹ کوائنز موجود ہیں۔ دنیا بھر کی کئی حکومتیں وقتاً فوقتاً اس کرنسی پر پابندی لگانے کا اعلان کرتی رہتی ہیں مگر اس کے باوجود اس کی مقبولیت میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔

بٹ کوائن کو کیسے محفوظ رکھا جاسکتا ہے؟

ہم اصل کرنسی کو بینک میں یا تجوریوں میں رکھ کر اس کی حفاظت کو یقینی بناتے ہیں۔ لیکن بٹ کوائن کی حفاظت کے لئے بٹ کوائن انشورنس کی سہولت موجود ہے جس میں ڈیپ کولڈ اسٹوریج (بہت خفیہ طریقہ) کو استعمال کیا گیا ہے۔ جہاں بٹ کوائنز کی خفیہ کیز (تجوری) کو محفوظ مقام پر اسٹور کیا جاتا ہے۔

دوسری مشہور ڈیجیٹل کرنسی ون کوائن کی تفصیل:

بٹ کوائن کی طرح ون کوائن بھی ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے جو انٹرنیٹ کی دنیا میں بہت مشہور ہے اور بڑی تیزی سے اس میں سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ اس کمپنی میں سرمایہ کاری کرنے اور اس سے نفع اٹھانے کا طریقہ کار کچھ مختلف ہے جو درج ذیل ہے:

پہلا طریقہ: منافع حاصل کرنے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ جو اس کمپنی کی رکنیت حاصل کرنا چاہتے ہیں، اسے ۱۰۰ یورو سے لیکر ۲۸۰۰۰ تک میں کوئی ایک پیکیج حاصل کرنا ہوتا ہے۔ کمپنی ان پیکجز کو (ایجوکیشن یا تعلیمی پیکجز کا نام دیتی ہے) اس کے ساتھ ساتھ ان پیکجز کے بدلے کمپنی اس ممبر کو ٹوکن بھی دیتی ہے، ان ٹوکنوں کی تعداد ہر پیکج کے حساب سے الگ الگ ہے۔ پھر تقریباً ۹۰ دن گزرنے کے بعد کمپنی ان ٹوکنوں کو دوگنا کر دیتی ہے۔ ٹوکن دوگنا ہونے کے بعد ممبر ان کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ان ٹوکنوں کو ڈیجیٹل کوائنز (سکوں) میں تبدیل کروالیں جو کمپنی فری میں کر کے دیتی ہے۔ ڈیجیٹل کوائنز حاصل کرنے کے بعد ہر صارف کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ان کوائنز کو بیچ سکے اس طرح صارف کو تقریبا دوگنا فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ کوائنز اچھی قیمت میں بک جاتے ہیں۔

دوسرا طریقہ: منافع حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ Compensation Plan (معاوضہ کی منصوبہ بندی) کا ہے جو کہ اختیاری ہے، لازمی نہیں، یعنی اگر کسی کو فائدہ حاصل کرنا ہو تو وہ اس طریقے کو اختیار کرے، ورنہ نہیں۔ پھر اس کی بھی تین صورتیں ہیں۔

پہلی صورت ڈائریکٹ سیل کی ہے۔ یعنی جو آدمی کمپنی کی رکنیت حاصل کرلے اور اس کے بعد کسی کو بھی کمپنی کے بارے میں بتائے اور وہ دوسرا آدمی اس کے اکاؤنٹ کے تحت کمپنی کا ممبر بن جائے تو نیا آنے والا ممبر جتنے پیسوں کی سرمایہ کاری کرتا ہے، اس کا دس فیصد کمپنی اس ممبر کو دیتی ہے جو اس دوسرے کے آنے کا سبب بنا اور یہ ادائیگی ایک دفعہ ہوتی ہے۔

دوسری صورت نیٹورک بونس کی ہے، اس صورت میں کسی بھی ممبر کے تحت دائیں اور بائیں جانب جتنے بھی لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ ممبر بنتے ہیں، ان کی ہفتہ واری مجموعی سرمایہ کاری کا دس فیصد کمپنی اس پہلے درجے والے ممبر کو ادا کرتی ہے جن کے ذریعے ان کی رکنیت واقع ہوئی اور یہ ادائیگی کمپنی ہفتے میں ایک دفعہ کرتی ہے۔

تیسری صورت میچنگ بونس کی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی ممبر رکنیت حاصل کرنے کے بعد جن لوگوں کو ڈائریکٹ اسپانسر (کفیل) کر کے کمپنی کا ممبر بنواتا ہے تو اس کو کمپنی کی اصطلاح میں فرسٹ جنریشن (پہلی نسل) کہتے ہیں اور پہلی نسل یا پہلے درجے والے جن لوگوں کو ڈائریکٹ اسپانسر کر کے کمپنی میں لاتے ہیں وہ پہلے والے ممبر کی دوسری نسل کہلاتے ہیں۔ اسی طرح تیسری اور پھر چوتھی نسل تک سلسلہ ہوتا ہے۔ تو پہلی نسل یا پہلے درجے کے ممبر ہفتہ وار بونس سے جتنا کماتے ہیں اس کا دس فیصد پہلے والے ممبر کو ملتا ہے جس نے ان کو کمپنی سے جوڑا ہے، اسی طرح دوسری، تیسری اور چوتھی نسل والوں کی ہفتہ وار کمائی کے حساب سے پہلے والے رکن کو ملتا رہتا ہے اور یہ میچنگ بونس ہفتے میں ایک دفعہ اور چار نسلوں یا درجوں تک دس فیصد کے حساب سے ملتا ہے، چار سے زیادہ نہیں۔ اس کے علاوہ کمپنی کبھی کبھار ڈیجیٹل کرنسی کے حامل ممبران کے لئے اور ایک اضافی پیشکش بھی کرتی ہے کہ کمپنی میں ان کے جتنے بھی کوائنز موجود ہیں، مقررہ تاریخ کو وہ تعداد دوگنی ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی ایک قسم کے بونس اور ایوارڈ مختلف ممبران کو وقتاً فوقتاً ان کی کارکردگی کے حساب سے دیتی ہے۔

بٹ کوائن اور وَن کوائن جیسی ڈیجیٹل کرنسیوں کی تفصیلات جو اوپر مذکور ہوئیں ان کی روشنی میں مفتیان کرام کی بارگاہ میں چند سوالات پیش کیے جارہے ہیں۔ امید کہ کتاب وسنت اور فقہی جزئیات کی روشنی میں ان کا شافی وکافی جواب دے کر شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف کو شادکام فرمائیں گے۔

سوالات:

(۱) بٹ کوائن، وَن کوائن اور اس طرح کی دوسری ڈیجیٹل کرنسیاں مال ہیں یا نہیں؟ انہیں ثمن اصطلاحی قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) جب خارج میں یہ موجود نہیں، حساً اس پر قبضہ ممکن نہیں اور مقدور التسلیم بھی نہیں تو ان کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

(۳) اگر کوئی شخص یورو اور ڈالر کے ذریعے بٹ کوائن یا وَن کوائن یا دوسری ڈیجیٹل کرنسی کو آن لائن خریدے اور وہ ڈیجیٹل کرنسی اس کے برقی اکاؤنٹ میں اس طور پر محفوظ ہو جائے کہ یہ جب چاہے اس میں تصرف کرے تو یہ حکماً قبضہ مانا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۴) وَن کوائن میں منافع حاصل کرنے کا جو پہلا طریقہ مذکور ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۵) وَن کوائن میں منافع حاصل کرنے کے دوسرے طریقے کی تین صورتیں ہیں، ہر ہر صورت کا شرعی حکم کیا ہے؟

(۶) تمام ممبران کے کوائنز کو کسی مقررہ تاریخ پر دگنا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ جوا ہے، منافعہ ہے یا کیا ہے؟

(۷) اہم سوال یہ ہے کہ اگر کوئی اس کمپنی میں صرف کوائنز حاصل کرنے کے لئے رکنیت حاصل کرلے اور نیٹورکنگ کے ذریعے مزید لوگوں کو رکن نہ بنائے تو کیا شرعاً ایسا کرنا صحیح ہوگا؟

(۸) اس طرح کی کمپنیوں میں سرمایہ کاری کے جواز کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟ یورپ امریکہ وغیرہ میں عوام کے ساتھ ساتھ بہت سے علماء بھی بڑی تیزی کے ساتھ اس میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں تو کیا عرف وتعامل مان کر جواز کی صورت نکل سکتی ہے؟

فقط والسلام

مرتب سوالات: شمشاد احمد مصباحی

خادم جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو (یوپی)

نوٹ: ڈیجیٹل کرنسی کے بارے میں مذکورہ بالا تفصیلات مختلف ویب سائٹوں سے لی گئی ہیں۔

جزئیات:

قال اللہ تعالیٰ:

واحل اللہ البیع وحرم الربا _ الآیۃ (البقرۃ:۲۷۵)

یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون.(المائدۃ:۹۰)

قال رسول اللہ ﷺ:

ان اللہ حرم علی امتی الخمر والمیسر. (المسند للامام احمد، ج۲، ص۳۵۱، رقم الحدیث ۶۵۱۱)

ولا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل ای بالحرام یعنی بالربا، والقمار، والغصب، والسرقۃ. (معالم التنزیل، ۲،۵۰)

لأن القمار من القمر الذی یزداد تارۃ وینقص اخریٰ وسمی القمار قمارا لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ ویجوز ان یستفید مال صاحبہ وھو حرام بالنص.

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، فصل فی البیع، ج۹، ص۵۷۷)

وقال اللہ تعالیٰ: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان.(المائدۃ:۲)

احکام القرآن میں ہے:

نھی لکل احد عن اکل مال نفسہ ومال غیرہ بالباطل واکل مال نفسہ بالباطل انفاقہ فی معاصی اللہ واکل مال الغیر بالباطل قد قیل فیہ وجھان: احدھما ما قال السدی وھو ان یاکل بالربا والقمار والبخس والظلم وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والحسن رحمہ اللہ تعالیٰ ان یاکلہ بغیر عوض.(ج۲، ص۲۱۶، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

تفسیر کبیر میں ہے:

قال بعضھم: اللہ تعالیٰ انما حرم الربا حیث انہ یمنع الناس عن الاشتغال بالمکاسب فلا یکاد یتحمل مشقۃ الکسب والتجارۃ والصناعات الشاقۃ. (سورۃ البقرۃ: ج۷، ص۹۱)

فتاویٰ شامی میں ہے:

باب الربا... ھو لغۃ مطلق الزیادۃ وشرعا (فصل) ولو حکماً فدخل ربا النسیئۃ والبیوع الفاسدۃ فکلھا من الربا فیجب رد عین الربا ولو قائما لا رد ضمانہ لانہ یملک بالقبض قنیۃ وبحر (خال عن عوض)... مشروط ذلک الفضل لاحد العاقدین. (ج۵، ص۱۶۸، ۱۶۹)

شامی میں ہے:

المراد بالمال ما یمیل الیہ الطبع ویمکن اذخارہ لوقت الحاجۃ والمالیۃ تثبت بتمول الناس کافۃ او ببعضھم والتقوم یثبت بھا وباباحۃ الانتفاع بہ شرعاً. (کتاب البیوع، مطلب فی تعریف المال والملک والمتقوم، ج۷، ص۱۰)

بحر الرائق میں ہے:

والمال فی اللغۃ ما ملکتہ من شیء والجمع اموال: کذا فی القاموس: وفی الکشف الکبیر المال ما یمیل الیہ الطبع ویمکن اذخارہ لوقت الحاجۃ. (کتاب البیوع، ج۵، ص۴۳۰)

ہدایہ آخرین میں ہے:

ولا یجوز بیع السمك قبل ان یصطاد لانه باع ما لا یملکه ولا فی حظیرة اذا كان لا یوخذ الا بصید لانه غیر مقدور التسلیم. (کتاب البیوع، باب بیع الفاسد، ص ۳۴)

فتح القدیر میں ہے:

(ولا یجوز بیع السمك فی الماء) بیع السمك فی البحر او النهر لا یجوز فان كانت له حظیرة فدخلها السمك فاما ان یکون اعدها لذلك اولا، فان كان اعدها لذلك فما دخلها ملکه ولیس لاحد ان یاخذه، ثم ان كان یوخذ بغیر حیلة اصطیاد جاز بیعه لانه مملوك مقدور التسلیم مثل السمکة فی حب، وان لم یکن یوخذ الا بحیلة لا یجوز بیعه لعدم القدرة علی التسلیم عقیب البیع. (کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص ۳۷۴)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:

وفسد بیع سمك لم یصد لو بالعرض، والا فباطل لعدم الملك او صید ثم القی فی مکان لا یوخذ منه الا بحیلة للعجز عن التسلیم. (کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج۷، ص ۲۴۸)

البحر الرائق میں ہے:

والسمك قبل الصید ای لم یجز بیعه لکونه باع مالا یملکه فیکون باطلا، اطلقه فشمل ما اذا كان فی حظیرة اذا كان لا یوخذ الا بصید لکونه غیر مقدور التسلیم فیکون فاسداً. (کتاب البیع، باب البیع الفاسد، ج۶، ص ۱۱۹)

فتاویٰ شامی میں ہے:

والمالیة تثبت بتمول الناس كافة او ببعضهم والتقوم یثبت بها وباباحة الانتفاع به شرعاً. (ج۴، ص ۵۰۱)

اور اسی میں ہے:

هو مبادلة شیء مرغوب فیه بمثله علی وجه مفید مخصوص. (ج۴، ص ۵۰۶)

واما الشرائط (فمنها) قبض البدلین قبل الافتراق لقوله علیه الصلوة والسلام فی الحدیث المشهور والذهب بالذهب مثلا بمثل یدا بید والفضة بالفضة مثلاً بمثل یداً بید، الحدیث. (فصل فی شرائط الصرف، ج۵، ص ۲۱۵)

اسی میں ہے:

والربح انما یستحق بالمال او بالعمل او بالضمان. (کتاب المضاربة، ج۵، ص ۲۴۶)

اسی میں ہے:

سئل عن محمد بن سلمة عن اجرة السمسار، فقال: ارجو انه لا باس به وان كان فی الاصل فاسدا لکثرة التعامل وکثیر من هٰذا غیر جائزة فجوزوه لحاجة الناس الیه. (مطلب فی اجرة الدلال، ج۶، ص ۶۳)

الاشباہ والنظائر میں ہے:

ما ابیح للضرورة یقدر بقدرها. (القاعدة الخامسة، الضرر یزال، ص ۸۷)

اور اسی میں ہے:

وصرح به فی فتاویٰ قاری الهدایة ثم قال والعقد اذا فسد فی بعضه فسد فی جمیعه. (القاعدة الثانیة، ص ۱۱۷)

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

ان فساد العقد فی البعض انما یؤثر فی الباقی اذا كان المفسد مقارناً. (ج۸، ص ۱۷۷)

رد المحتار میں ہے:

وشرط المعقود علیه ستة کونه موجوداً، مالا متقوماً، مملوکاً فی نفسه وکون الملك للبائع فیما یبیعه لنفسه فلم ینعقد بیع المعدوم ولا بیع مالیس مملوکاً له. (ج۷، ص۱۵)

ہدایہ باب السلم میں ہے:

روی انه علیه الصلوٰة والسلام نهی عن بیع ما لیس عند الانسان... محقق علی الاطلاق امام ابن الهمام.

فتح القدیر میں اس کے تحت فرماتے ہیں:

رواه اصحاب السنن الاربع عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی ﷺ .... ولا تبع ما لیس عندك قال الترمذی حسن صحیح. (ج۲، ص۲۰۵، باب السلم)

عن ابن عباس قال اما الذی نهی عنه النبی ﷺ فهو الطعام حتی یقبض قال ابن عباس ولا احسب کل شیء الا مثله متفق علیه. (مشکوٰة، ص۲۴۷)

مفردات امام راغب میں ہے:

القبض: تناول الشیء بجمیع الکف. (ج۱، ص۶۵۲)

بدائع الصنائع میں ہے:

الاصل فی القبض هو الاخذ بالبراجم، لانه القبض حقیقة. (کتاب البیوع، فصل فی حکم البیع)

اور اسی میں ہے:

معنی القبض هو تمکن من التصرف فی المقبوض (نفس مصدر)

در مختار میں ہے:

ثم التسلیم یکون بالتخلیة علی وجه یتمکن من القبض بلا مانع ولا حائل وشرط فی الاجناس شرطا ثالثا وهو ان یقول خلیت بینك وبین المبیع فلو لم یقله او کان بعیدا لم یصر قابضا والناس عنه غافلون فانهم یشترون قریة ویقرون بالتسلیم والقبض وهو لا یصح به القبض علی الصحیح. (کتاب البیوع، مطلب فیما یکون قبضا للمبیع)

بدائع الصنائع میں ہے:

واما تفسیر التسلیم والقبض فالتسلیم والقبض عندنا هو التخلیة والتخلی وهو ان یخلی البائع بین المبیع وبین المشتری برفع الحائل بینهما علی وجه یتمکن المشتری من التصرف فیه فیجعل البائع مسلما للمبیع والمشتری قابضا له وکذا تسلیم الثمن من المشتری الی البائع. (کتاب البیوع، ص۳۶۱)

جد الممتار میں ہے:

قال ابو حنیفة رحمه الله تعالی: التخلیة بین المبیع والمشتری تکون قبضا بشرائط ثلثة احدها ان یقول البائع خلیت بینك وبین المبیع فاقبضه، ویقول المشتری: قد قبضت، والثانی: ان یکون المبیع بحضرة المشتری بحیث یصل الی اخذه من غیر مانع والثالث: ان یکون المبیع مفرزاً غیر مشغول بحق الغیر. (جد الممتار، ج۶، ص۱۶۶)

الاشباہ والنظائر میں ہے:

الاستیلاء قسمان: حقیقی وحکمی: فالاول بوضع الید والثانی بالتهیئة فاذا نصب الشکبة للصید ملك ما تعقل. (الاشباہ والنظائر، کتاب الصید، ج۱، ص۲۸۶)

ہدایہ میں ہے:

ومن اشتریٰ شیئاً مما ینقل ویحول لم یجز له بیعه حتی یقبضه لأنه علیه السلام نهیٰ عن بیع مالم یقبض ولان فیه غرر انفساخ العقد علی اعتبار الهلاك. (ہدایہ، ج۳، ص۵۸، باب المرابحۃ والتولیۃ)

ردالمحتار میں ہے:

قال فی الفتح: الاصل ان کل عقد ینفسخ بهلاك العوض قبل القبض لم یجز التصرف فی ذلك العوض قبل قبضه کالمبیع فی البیع والاجرة اذا کانت عینا فی الاجارة وبدل الصلح عن الدین اذا کان عینا لا یجوز بیع شیء من ذلك، ولا ان یشرك فیه غیره. (ج۷، ص۱۸۱، باب المرابحۃ والتولیۃ)

المحیط البرہانی میں ہے:

القبض نوعان: حقیقی وانه ظاهر وحکمی وذلك بالتخلیة لانها اذا کانت بحضرتهما فقد تمکنت من قبضها حقیقة وهو تفسیر التخلیة وهٰذا قول محمد خاصة وعن ابی یوسف: التخلیة لیست بقبض فی الهبة الصحیحة فاما فی الهبة الفاسدة فالتخلیة لیست بقبض بلا خلاف. (کتاب الہبۃ، الفصل الثانی)

فقہ حنبلی کی کتاب شرح الکبیر میں ہے:

اذا کان المبیع دراهم او دنانیر فقبضها بالید، وان کان ثیابا فقبضها نقلها، وان کان حیوانا فقبضه بمشیه من مکانه، وان کان مالا ینقل ویحول فقبضه التخلیة بینه وبین مشتریه لا حائل دونه، ولأن القبض مطلق فی الشرع فیجب فیه الرجوع الی العرف کالاحراز والتفرق، والعادة فی قبض هٰذه الاشیاء ما ذکرناه. (ج۴، ص۱۲۰)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وحاصله ان التخلیة قبض حکما لو مع القدرة علیه بلا کلفة قبض، وفی نحو دار فالقدرة علی اغلاقها قبض ای بان تکون فی البلد فیما یظهر وفی نحو بقر فی مرعی فکونه بحیث یریٰ ویشار الیه قبض وفی نحو ثوب فکونه بحیث لو مدّ یده تصل الیه قبض وفی نحو فرس او طیر فی بیت امکان اخذه منه بلا معین قبض. (ردالمحتار، ج۷، ص۹۶)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:

قال المالکیة والشافعیة: قبض العقار کالارض والبناء ونحوهما یکون بالتخلیة بین المبیع وبین المشتری وتمکینه من التصرف فیه بتسلیم المفاتیح ان وجدت وقبض المنقول کالامتعة والانعام والدواب بحسب العرف الجاری بین الناس وقال الحنابلة قبض کل شیء بحسبه فان کان مکیلا او موزونا فقبضه بکیله ووزنه ای انه یجب الرجوع فی القبض الی العرف. (ج۴، ص۴۱۹)

مرتب سوالات: شمشاد احمد مصباحی، جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، مئو

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

بابت: ڈیجیٹل کرنسی (Digital Currency) کی شرعی حیثیت اور ان کی خرید وفروخت کا حکم

فیصلہ و تجویز: ڈیجیٹل کرنسی (Digital Currency) کی شرعی حیثیت اور ان کی خرید وفروخت کا حکم

سوال (۱) بٹ کوائن Bitcoin، وَن کوائن Onecoin اور اس طرح کی دوسری ورچوئل کرنسیاں مال ہیں یا نہیں؟ انہیں ثمن اصطلاحی قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: ورچوئل کرنسی کے متعلق جتنی معلومات حاصل ہوئیں ان کی روشنی میں بحث و تحقیق کے بعد باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ ورچوئل کرنسی مادی نہیں اور اس کا کوئی وجود خارجی نہیں تو شرعاً وہ مال نہیں ہے کہ مال کا از قبیل اعیان ہونا ضروری ہے۔ ردالمحتار میں ہے:"والمراد بالمال ما یمیل الیہ الطبع ویمکن ادخارہ لوقت الحاجۃ.اھ "[ج۷، ص۱۰]۔"المال عین یمکن احرازھا وامساکھا"[ج۶، ص۳۹۳]۔ اور جب وہ کرنسی مال نہیں تو وہ ثمن اصطلاحی بھی نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۲) جب خارج میں یہ موجود نہیں، حساً اس پر قبضہ ممکن نہیں اور مقدورالتسلیم بھی نہیں تو ان کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: بیع کے لئے مبیع کا مال ہونا ضروری ہے۔ ہدایہ اور بحر الرائق میں ہے:"البیع مبادلۃ المال بالمال بالتراضی"[ج۵، ص ۲۵۶] اور جب مذکورہ کرنسی مال نہیں ہے تو اس کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۳) اگر کوئی شخص یورو اور ڈالر کے ذریعہ بٹ کوائن یا وَن کوائن یا دوسری ورچوئل کرنسی کو آن لائن خریدے اور وہ ورچوئل کرنسی اس کے برقی اکاؤنٹ میں اس طور پر محفوظ ہو جائے کہ یہ جب چاہے اس میں تصرف کرے تو یہ حکماً قبضہ مانا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ ورچوئل کرنسی کا مادی طور پر کوئی وجود نہیں ہے لہٰذا اس پر قبضۂ حقیقی یا حکمی کچھ بھی متحقق نہیں ہوگا کہ قبضہ ان اشیاء میں ہوتا ہے جو از قبیل اعیان ہوں۔ احکام القرآن للعلام ابی بکر الجصاص الرازی قدس سرہٗ میں ہے:"الدین ھو حق لا یصح فیہ قبض وانما یتاتی القبض فی الاعیان"[ج۲، ص۱۶۱]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۴) وَن کوائن Onecoin میں منافع حاصل کرنے کا جو پہلا طریقہ مذکور ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب: باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ ون کوائن سے منافع حاصل کرنے کا پہلا طریقہ جو سوال نامہ میں تفصیل سے درج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اگر کسی مسلمان نے اس میں اپنا سرمایہ لگادیا ہے تو جلد تر ہر ممکن کوشش کر کے اپنا سرمایہ واپس لے لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۵) وَن کوائن Onecoin میں منافع حاصل کرنے کے دوسرے طریقے کی تین صورتیں ہیں، ہر ہر صورت کا شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب: وَن کوائن میں منافع حاصل کرنے کے دوسرے طریقہ کی جو تین صورتیں ہیں سوال نامہ میں مذکور وہ تمام صورتیں قمار کے حکم میں ہیں اور ناجائز ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۶) تمام ممبران کے کوائنز کو کسی مقررہ تاریخ پر دگنا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ جوا ہے، منافع ہے یا کیا ہے؟

الجواب: یہ قمار کے حکم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۷) اہم سوال یہ ہے کہ اگر کوئی اس کمپنی میں صرف کوائنز حاصل کرنے کے لئے رکنیت حاصل کرلے اور "Networking" کے ذریعہ مزید لوگوں کو رُکن نہ بنائے تو کیا شرعاً ایسا کرنا صحیح ہوگا؟

الجواب: ایسا کرنا جائز و صحیح نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۸) اس طرح کی کمپنیوں میں سرمایہ کاری کے جواز کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟ یورپ، امریکہ وغیرہ میں عوام کے ساتھ ساتھ بہت سے علماء بھی بڑی تیزی کے ساتھ اس میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں تو کیا عرف و تعامل مان کر جواز کی صورت نکل سکتی ہے؟

الجواب: اس طریقے پر نہ عرف ہے اور نہ تعامل تو بر بنائے عرف و تعامل جواز کی کوئی صورت بھی نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

❊ ❊ ❊